

مؤمنین کی صفات پر نازل ایک عظیم صالحہ کی روایت جمع کی جاتی ہے

صِفَةُ الْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَاتِ

مؤمنین کی صفات

تصنیف

ابوالفیض ثوبان بن ابراہیم نخعی (المعروف) ذوالنون مصری

المتوفی سنہ 245 ہجری

ترجمہ

علامہ محمد ریاض احمد سعیدی

سابق مفتی جامعہ قاریہ رضویہ فیصل آباد

تفہیم

رمزی سعد الدین دمشقیہ

الاسلامی بیورو کی پیشکش ضلع جہلم

مؤمنین کی صفات پر مشتمل ایک عظیم رسالہ پہلی مرتبہ اردو ترجمہ کے ساتھ

مؤمنین کی صفات

تصنیف

ابوالفیض ثوبان بن ابراہیم خمی (المعروف) ذوالنون مصری

المتوفی سنہ 245 ہجری

تحقیق

رمزی سعد الدین دمشقیہ

ترجمہ

محمد ریاض احمد سعیدی

سابق مفتی جامعہ قادری رضویہ۔۔۔۔۔ فیصل آباد

اہل السنۃ پہلی کیشنز دینہ، جہلم

جملہ حقوق بحق مترجم محفوظ ہیں

کتاب	صفة المؤمن والمؤمنة
اردو نام	مؤمنین کی صفات
تصنیف	ابوالفیض ذوالنون مصری رحمہ اللہ تعالیٰ
تحقیق	رمزی سعد الدین دمشقیہ
ترجمہ	محمد ریاض احمد سعیدی
ناشر	اہل السنۃ پبلی کیشنز دینہ، جہلم
تعاون خصوصی	الحاج محمد شمشیر صاحب مدظلہ (برنٹے، برطانیہ)
سن اشاعت	مئی 2016
صفحات	40
ہدیہ	

ملنے کے پتہ

مکتبہ اہل السنۃ پبلی کیشنز گلی شاندار بیکرز منگلا روڈ، دینہ ضلع جہلم

0544-630177, 0321-7641096, 0333-5833360

Email: ahlusunnapublication@gmail.com

المقدمة

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو فضل و انعام والا ہے، اور دُرود و سلام ہو اُس ذات پر جو مخلوق کے لیے رحمت بنا کر مبعوث فرمائے گئے، (دُرود و سلام ہو) آپ کی نیک بزرگ آل پر، آپ کے صحابہ کرام ؓ پر جو ہدایت کے نشان ہیں اور اُس پر جس نے اہل ایمان و اسلام میں سے اُن صحابہ کرام ؓ کی اتباع کی۔

اما بعد!

راتیں اور دن، باری باری آ جا رہے ہیں اور ہم لوٹتے ہیں تاکہ اپنے اُن عظیم المرتبہ محبوب بھائیوں کے ساتھ بیت اللہ الحرام کے صحن میں جمع ہوں جو جزیرہ، مغرب اور شام کے باشندے ہیں۔ ہم بھائی چارے، محبت اور موافقت کے ماحول میں علمی گفتگو کرتے ہیں اور افہام کو تیز کرتے ہیں۔

پس اس اکرام پر اللہ تعالیٰ کا شکر ہے، ہم اللہ عز و جل سے سوال کرتے ہیں کہ وہ آنے والے سالوں میں اسی طرح ہم پر احسان فرمائے، ہمارے لیے نیکیاں پوری فرمائے اور ہمیں سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل فرمائے۔

ہمارے ہاتھوں میں ایک لطیف، مختصر، بلیغ اور شاندار رسالہ ہے جو اپنے زمانے کے ائمہ و اعظمین میں سے ایک امام کا ہے۔ اُن سے میری مراد عالم زاہد ثوبان بن ابراہیم الانصاری

(التونی 245 ہجری) المعروف ذوالنون مصری ہیں۔ یہ رسالہ صِفَةُ الْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ کے عنوان سے ہے۔

یہ تھوڑے کلمات اور مختصر تعبیریں ہیں لیکن صفات میں اُن کثیر معانی کو محیط ہیں جن سے آراستہ ہونا، ان کے معانی کے ساتھ متخلق ہونا اور ان کے مقاصد سے مزین ہونا ایک مؤمن پر لازم ہے۔ یہ صفات اپنے اجمال کے ساتھ زیادہ تر اللہ کریم کی کتاب (قرآن) اور سنت نبویہ مطہرہ کے چشمے سے تیار کی گئی ہیں۔ مؤلف نے انہیں مسجع عبارات اور متقابلہ معانی کے ساتھ ڈھالا ہے جو پڑھنے والے کو خوش اور سننے والے کو مانوس کرتی ہیں۔

یہ رسالہ، دارالکتب النظارہ یہ دمشق کے مخطوطات سے ہے۔ (مکتبۃ الاسد) مجموع رقم 3824، رسالہ نمبر 12، عدد اوراق 3 (147-149)، اور یہ ذوالنون مصری سے ابو وجانہ احمد بن ابراہیم کی روایت ہے۔

اس کا نسخ: عبدالرحمن بن یونس بن ابراہیم الانصاری التونسی ہے۔ انہوں نے اسے معاد خط میں اعراب کے ساتھ لکھا۔ اس پر لکھا ہے، وقف الحافظ نور الدین ابی الحسن علی بن مسعود بن نفیس الموصلی۔ (1)

(1) شیخ امام محدث مفید الجماعۃ ابوالحسن علی بن مسعود بن نفیس الموصلی ثم الحلی ثم الدمشقی الحسینی، سنہ 634 ہجری میں پیدا ہوئے۔ مصر اور شام میں اپنے دور کے شیوخ سے سماعت کی اور حدیث پر بھرپور توجہ کی۔ دیندار، کریم اور متصوف تھے۔ اتنا پڑھا جسے کثیر نہیں کہا جاسکتا۔ کثیر اصول کی تحصیل کی، بھوکے رہتے تھے تاکہ اجزاء کتب خرید سکیں۔ واقعہ تاتار میں اُن اجزاء کا کثیر حصہ گم ہو گیا اور باقی وقف کر دیا۔ پڑھتے رہے اور اپنی آخری عمر تک فائدہ پہنچاتے رہے۔ صفر سنہ 704 ہجری میں مارستان صغیر دمشق میں وفات پائی، اور سلخ قاسیون میں دفن ہوئے۔ 70 سال کی عمر پائی۔

تذکرۃ الحفاظ ص: 1500، الدرر الکامۃ 129/3، شذرات الذہب 10/6

اور صفحہ العہد ان پر لکھا ہوا ہے: الحمد للہ وحده ظالعه جمیعۃ احمد بن حسن بن عبد الہادی (1) عفا اللہ عنہم رحمۃہ و کرمہ۔

حافظ ابن عسا کر نے تاریخ دمشق (419/17) میں سیدنا ذوالنون مصری رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات میں اس رسالے کا فقط نصف اول یعنی صِفۃ المؤمن وارد کیا ہے۔ اگرچہ مشہور نص میں کثیر سقط اور تحریفات ہیں مگر مجھے بعض کلمات اور عبارات کے درست کرنے میں اس نے فائدہ دیا تاکہ جمع اور عمدگی میں مؤلف کے طریقے کے مناسب ہو جائے۔ میں نے تعلیقات میں ان بعض فروق کی طرف اشارہ کیا ہے۔

چونکہ اس رسالے کی عبارات، کثیر معانی کا اختصار کرتی ہیں تو ان عبارات کا ضبط پھر بعض الفاظ سے مراد کی تفسیر، ایک اہم چیز ہے۔ خاص طور پر معنی مجازی یا اشاری میں ان کا استعمال۔ باوجود اس کے کہ اکثر کلمات کا ضبط کیا گیا ہے (اعراب لگائے گئے ہیں) مگر ضبط کا اکثر حصہ لغت میں معتمد صحیح کے مخالف ہے۔ اس لئے جہاں تک ممکن ہو میں نے ان الفاظ اور کلمات کے اشتقاق، تصریف اور ابواب کے ضبط کے لیے، معاجم لغت کی طرف رجوع کیا۔ اور حرکات (زبر، زیر، پیش) کے ساتھ تصحیح پر اکتفاء کیا۔ مگر جو لفظ مشکل تھا یا زبانوں پر متداول ہونے کے سبب التباس اور شبہ میں ڈالتا تھا تو اس امر کو میں نے واضح کرنے کے لیے کلمات کا حروف کے ساتھ ضبط کیا۔

(1) احمد بن حسن بن احمد بن عبد الہادی القرشی العمری المقدسی ثم الدمشقی الصالحی الحسنی۔ ابن عبد الہادی کے لقب سے معروف ہیں۔ 767 ہجری میں پیدا ہوئے۔ صالح، دیندار، کریم، قناعت پسند متصوف تھے۔ صلاح، علم اور روایت والے تھے۔ شیوخ سے سماعت کی، سنایا اور فائدہ پہنچایا۔ رجب سنہ 856 ہجری میں وفات پائی۔ جامع حنابلہ مظفری دمشق میں آپ کی نماز جنازہ پڑھی گئی اور موفق ابن قدامہ کے پڑوس میں روضہ سلخ قاسیون میں دفن کئے گئے۔ الضوء اللامع 273/1

مؤلف کے حالات

آپ کا نام ثوبان بن ابراہیم الخُمسکی (۱)، کنیت ابو الفیض ہے۔ ذوالنون مصری رحمہ اللہ تعالیٰ کے لقب سے معروف ہیں۔ خلیفہ منصور کے آخری ایام میں سنہ 158 ہجری میں پیدا ہوئے۔

حدیث اور علم، چوٹی کے علما سے روایت کیا، اُن میں کچھ بزرگ علمائے ہیں: مالک بن انس امام دارالہجرہ، لیث بن سعد شیخ الدیار المصریہ، القاضی ابن لہیعہ، امام زاہد فضیل بن عیاض، فقیہ، علم و فضل میں فائق سفیان بن عیینہ وغیرہم رحمہم اللہ۔ ابن یونس نے اپنی تاریخ میں فرمایا: آپ عالم، فصیح، حکیم تھے۔

ابونعیم الاصبہانی نے حلیۃ الاولیاء میں فرمایا:

آپ ایک روشن علامت، پسندیدہ، دوراندیش، حقائق بیان کرنیوالے، راستوں کو عبور کرنے والے ہیں، آپ کے ملفوظات، مضبوط عبارات اور دقیق اشاروں سے پُر ہیں۔ ابن خلکان نے (وفیات الاعیان) میں کہا: آپ اپنے وقت کے علم، ورع، حال اور ادب میں یکتا تھے۔ آپ کا شمار اُن لوگوں میں ہوتا ہے جنہوں نے مؤطا، امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی۔

ذہبی نے (سیر اعلام النبلاء) میں کہا: ذوالنون مصری، زاہد اور دیار مصریہ کے شیخ تھے۔

(۱) اُحمیم کی طرف نسبت ہے، جو مصر کے قرب وجوار میں ایک گاؤں ہے۔

اور (العبر فی خبر من عبر) میں کہا: ذوالنون مصری زاہد، اور مشائخ میں سے ایک تھے، آپ کے مواعظ نفع بخش اور کلام بلند رتبہ ہے۔

آپ کی اصل اُحمیم سے ہے جو بلادِ نوبہ کا ایک علاقہ ہے۔ آپ مصر تشریف لائے پھر آپ کو بغداد لے جایا گیا جہاں آپ نے ایک مدت تک قیام فرمایا پھر مصر لوٹے۔ سیاحت کے لئے شام آئے اور جبلِ لبنان کی سیر کی اور دمشق میں داخل ہوئے۔

خلیفہ متوکل کے ہاں آپ کی شکایت اور چغلی کی گئی۔ اُس نے مصر سے آپ کو بلوانے کا حکم دیا۔ جب آپ متوکل کے پاس تشریف لے گئے اور اُسے وعظ و نصیحت فرمائی تو وہ رونے لگا اور آپ کو بڑی عزت و تکریم کے ساتھ واپس بھیج دیا۔ پھر متوکل کے پاس جب بھی اہل ورع و تقویٰ کا ذکر ہوتا تو وہ کہتا: جب اہل ورع کا ذکر ہو تو سب سے پہلے ذکر کرنے کے مستحق ذوالنون رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں۔

خطیب نے (تاریخ بغداد) میں دارقطنی سے اُن کا یہ قول روایت کیا: آپ نے امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ سے کچھ ایسی احادیث روایت کی ہیں جن کی اسانید میں نظر ہے۔

پھر دارقطنی سے بھی نقل کیا گیا ہے کہ آپ سے حضرت ذوالنون رحمہ اللہ کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: جب اُن کی طرف سند صحیح ہو تو اُن کی احادیث مستقیم ہیں اور وہ ثقہ ہیں۔ سلمیٰ نے فرمایا: ذوالنون وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اپنے شہر میں ترتیبِ احوال اور مقاماتِ اولیاء کے بارے میں کلام کیا۔ عبد اللہ بن عبد الحکم نے اُن کا انکار کیا اور علمائے مصر نے انہیں چھوڑ دیا۔ اور یہ مشہور ہو گیا کہ آپ نے ایک ایسا علم ایجاد کیا ہے جس میں سلف نے کلام نہیں کیا۔

محمد بن القرخی سے روایت ہے کہ میں ذوالنون کے ساتھ ایک چھوٹی کشتی میں سوار تھا۔ ہمارے پاس سے ایک اور کشتی گزری۔ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ تعالیٰ کو بتایا گیا: یہ لوگ سلطان کے پاس جا رہے ہیں یہ آپ کے خلاف کفر کی گواہی دیں گے۔

آپ نے فرمایا: اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانُوْا كَاذِبِيْنَ فَغَرِّ قُلُوبَهُمْ -
اے اللہ! اگر یہ جھوٹے ہیں تو انہیں غرق فرما دے۔ پس کشتی اُلٹ گئی اور وہ غرق ہو گئے۔

میں نے اُن سے عرض کی: ملاح کا کیا بنے گا یعنی اُس کا کیا گناہ؟ فرمایا: اُس نے انہیں کیوں بٹھایا حالانکہ وہ اُن کا ارادہ جانتا تھا۔ اُن کا غرق ہونے کی حالت میں اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑے ہونا بہتر ہے، اس سے کہ وہ جھوٹے گواہ بن کر بارگاہِ الہی میں پیش ہوں۔ پھر آپ کا بچنے لگے، اور آپ کی حالت متغیر ہو گئی۔

آپ نے فرمایا: اے اللہ! تیری عزت کی قسم، میں اس کے بعد کسی کے خلاف دعا نہ کروں گا۔ پھر امیر مصر نے آپ کو بلایا اور آپ کے اعتقاد کے متعلق پوچھا۔ آپ نے گفتگو کی تو وہ آپ کے معاملے سے راضی اور مطمئن ہو گیا۔

آپ کا کلام اور پُر حکمت باتیں:

حضرت ذوالنون رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اَلْاُنْسُ بِاللّٰهِ نُورٌ سَّاطِعٌ، وَالْاُنْسُ بِالنَّاسِ غَمٌّ وَّاقِعٌ۔

اللہ تعالیٰ کے ساتھ اُنس و محبت ایک چمکدار (تابندہ) نور ہے اور لوگوں کے ساتھ اُنس و محبت نرا غم ہے۔

عرض کیا گیا: اَلْاُنْسُ بِاللّٰهِ کیا ہے؟

فرمایا: علم اور قرآن۔ (1)

آپ نے ارشاد فرمایا: معرفت تین چیزوں کے ذریعے حاصل ہوتی ہے:

(1) امور میں نظر کرنے سے کہ اللہ تعالیٰ اُن کا نظام کس حسن تدبیر سے چلا رہا ہے

(2) مقادیر میں نظر کرنے سے کہ اللہ تعالیٰ نے کیسے اُنہیں مقدر فرمایا،

(3) خلائق میں نظر کرنے سے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کیسے پیدا فرمایا۔ (2)

آپ رحمہ اللہ تعالیٰ سے محبت کے متعلق پوچھا گیا، تو آپ نے ارشاد فرمایا:

اُس سے محبت کرو جس سے اللہ تعالیٰ محبت فرماتا ہے، جس چیز کو اللہ تعالیٰ ناپسند

کرے اُسے تم ناپسند کرو، نیکی کا ہر کام کرو اور ہر اُس چیز کو چھوڑ دو جو تجھے اللہ تعالیٰ سے غافل

کرے۔ اور مؤمنوں کے ساتھ نرمی کرنے، اور کافروں پر سختی کرنے کے ساتھ ساتھ تم اللہ

تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف دل میں نہ رکھو، اور دین

کے معاملات میں رسول اللہ ﷺ کی اتباع کرو۔ (3)

عقلوں سے دلوں کے ثمرات (پھل) چتے جاتے ہیں، حُسنِ صوت سے ابصار کی

لگاموں کو مائل کیا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کی توفیق سے مراتب پائے جاتے ہیں، صالحین کی صحبت

سے زندگی پاکیزہ ہوتی ہے اور بھلائی، صالح ہم نشین سے ہوتی ہے۔ اگر تم بھول جاؤ گے تو وہ

تمہیں یادِ اولاد دے گا اور اگر تمہیں یاد ہو تو وہ تیری مدد کرے گا۔ (4)

فرمایا: اس آدمی سے کہہ دو جو اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کا دم بھرتا ہو کہ وہ غیر اللہ کے

(1) حلیۃ الاولیاء 377/9

(2) حلیۃ الاولیاء 339/9

(3) حلیۃ الاولیاء 394/9

(4) حلیۃ الاولیاء 359/9

سامنے جھکنے سے بچے۔ اور اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے کی علامت یہ ہے کہ وہ غیر اللہ کے سامنے اپنی حاجت ظاہر نہ کرے۔ (1)

فرمایا: اس شخص کیلئے خوشخبری ہے جس نے ورغ کو اپنے دل کا شعار بنالیا اور دل کی بصیرت میں لالچ کو داخل نہ کیا اور وہ جو کچھ بھی کرتا ہو اس پر اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہو۔ (2)

فرمایا: دنیا اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہی اچھی ہو سکتی ہے، آخرت صرف اللہ تعالیٰ کے عفو و درگزر سے ہی اچھی ہو سکتی ہے اور جنتیں بھی صرف دیدار الہی سے اچھی ہوں گی۔ (3)

فرمایا: اس آدمی کے پاس بیٹھو جس کی صفات تم سے کلام کریں اور اُس آدمی کے پاس مت بیٹھو جس کی زبان تم سے کلام کر رہی ہو۔ (4)

آپ یہ دعا کیا کرتے تھے:

إِلٰهِي! الشَّيْطَانُ لَكَ عَدُوٌّ وَلَنَا عَدُوٌّ، وَلَنْ تَغِيْظَهُ بِشَيْءٍ أَنْكَالَهُ مِنْ عَفْوِكَ عَنَّا. فَاغْفُ عَنَّا۔

اے اللہ! شیطان تیرا دشمن ہے اور ہمارا بھی دشمن ہے، اسے سب سے زیادہ غصہ تیری عفو و درگزر سے آتا ہے لہذا ہم سے درگزر فرما۔ (5)

حضرت ذوالنون رحمہ اللہ تعالیٰ کے احوال اور کلام، ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء (4/10-331/9) میں بھرپور انداز میں بیان کئے ہیں، اور حافظ ابن عساکر نے تاریخ

(1) حلیۃ الاولیاء 373/9

(2) حلیۃ الاولیاء 373/9

(3) حلیۃ الاولیاء 372/9

(4) حلیۃ الاولیاء 369/9

(5) حلیۃ الاولیاء 384/9

دمشق (398/17-442) میں ذکر کئے۔

وفات:

حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ تعالیٰ نے مقام حیزہ میں وصال فرمایا اور آپ کی نعش مبارک کو مصر کی طرف جلدی لے جایا گیا کیونکہ اس بات کا خوف اور اندیشہ تھا کہ کہیں لوگوں کے ہجوم کے سبب پل ہی نہ ٹوٹ جائے۔ آپ کا وصال سنہ 245 ہجری میں ہوا۔ اس وقت آپ کی عمر مبارک نوے سال تھی۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے اور آپ کی نمناک مٹی کو اچھا بنائے۔ آمین

من مصادر ترجمتہ:

حلیۃ الاولیاء، لابی نعیم الاصبہانی 331/9-4/10

تاریخ دمشق، لابن عساکر 398/17-442

تاریخ بغداد، للخطیب البغدادی 393/8-397

وفیات الاعیان، لابن خلکان 315/1-318

العبر فی خبر من عہر، للحافظ الذہبی 350/1

سیر اعلام النبلاء، للذہبی ایضاً 532/11-536

فيه صفه المؤمن والمؤمنه
 بخط عبد الرحمن بن يوسف بن أحمد الأنصاري القزويني
 غفر الله له ولهذه صفته ولحافظه ولقائله ومبتغيه
 والناظر فيه ولجميع المسلمين آمين رب العالمين



الحافظ نور الدين بن أبي الحسن عازر بن سعد بن سعد القزويني

الحمد لله الذي
 جعل في كتابه
 ما لا يحصى
 من النعمان
 والبركات
 والهدى
 والرشاد
 والنجاة
 والبرهان
 والبرهان
 والبرهان

صورة خلاف المخطوط

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 قال أبو دجانة أحد زهاد قزاة على أبي الفيض ذي
 النون بن يزيد بن أبي الخير رحمه الله قال صفه المومني بشره في
 وجهه وجزته في قلبه أوسع شيا صدرا وأذل شيا نفسا
 رجز عن كل آفة خاضع على كل حسن لا جفود ولا جسد ولا
 وثاب ولا ستاب ولا عتاب ولا مغتاب يكثر الواقفة
 ويشتا السمعة طويل القمير يعبد الله كثير الصمت وقور
 ذكور صبور شكور معهور بيكثرة مشرور بفقره
 سهل الخليفة لين العزيمة كثير الحياء صير الوقار قليل
 لأذلة الأمتاء يفت ولا متهتك أن ضحك لا يخرق وإن غضب
 لم يثرق ضحكك تبسم واستغفاره يعلم ومراجعة
 نفسه كثير على عظيم حلمه وثيق عزمه كثير زمة
 لا يخل ولا يغفل ولا يفتخر ولا يبطر ولا يهين في حقه
 ولا يجوز في علمه نيته أصل من الحجر ومكاد حته أخلا
 من الشهيد لا خشيعة ولا قلة ولا غيرة ولا صلف ولا متحقق
 ولا مكلف جميل المنازع كثير من المراجعة عدا أن
 غضب رفيق أن طلب لا متهور ولا متجبر خليف
 الوعد وثيق العهد وفي الوعد شقيق وطول جليل
 جهول قليل الفضول راض عن الله عز وجل مخالف لقوله
 لا يغفل على من يؤذيه ولا يخوض فيما لا يعنيه أن سب بدرا
 لم يثبت وإن نكأ ومنع لم يغضب لا يثبت نصيبه

صورة الصفحة الأولى

إِلَيْهَا غَفَرْتُ وَإِنْ آتَرَ عَلَيْهَا صَبَرْتُ تَتَرَضَّاهُ فِي
 غُصْبِهِ وَتَتَوَقَّاهُ فِي سُخْطِهِ وَتَسْتَوْجِبُنِي لِقَبِيلَتِهِ
 وَتَسْتَأْنِسُنِي بِرُؤْيَيْهِ قَدْ فَهِمْتُ عَنْ اللَّهِ ذِكْرَهُ
 وَعَلَيْهِ فَقَامَتِ فِيهِ نَجْدُ فَضْلِهِ فَعَظُمَ بِذَلِكَ
 قَافِيَتُهَا إِلَيْهِ وَلَمْ يَحْطَ بِهَا مُقُولٌ إِلَّا أَعْلِيَهُ فَهُوَ لَهَا
 سَمْعٌ وَلَجَبٌ وَهِيَ لَهُ بَصَرٌ وَقَلْبٌ رَجَمَهَا اللَّهُ مِنْ مَنَّةٍ
 نَمَتْ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ وَصَلَوَاتُهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
 عَنَنْبِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يُونُسَ التُّوَيْسِيِّ مَعْلِيَا وَمَسْلَمًا

صورة الصفحة الأخيرة

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ

ابود جانہ احمد بن ابراہیم نے کہا: میں نے ابوالفیض ذوالنون بن ابراہیم الانصاری رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا، انہوں نے فرمایا:

مؤمن کی صفات

بِشْرُكَائِي وَجْهِي، وَحُزْنُهُ فِي قَلْبِي۔
اُس کی خوشی اُس کے چہرے پر ظاہر ہو اور اُس کا غم و حزن اُس کے دل میں ہو۔
اَوْسَعُ شَيْئِي (1) صَدْرًا، وَأَخْلُ شَيْئِي (1) نَفْسًا۔
بہت کشادہ اور وسیع سینے والا ہو، اور (اپنے اعتقاد میں) ہر شے سے زیادہ ذلیل
نفس والا ہو (یعنی اپنے نفس کو سب سے زیادہ ذلیل سمجھنے والا ہو)۔

زَجِرٌ (2) عَنْ كُلِّ آفَةٍ، حَاضِرٌ عَلَى كُلِّ حَسَنٍ۔
ہر آفت کو روکنے اور دھتکارنے والا ہو، ہر نیکی اور اچھی بات کے وقت حاضر ہو۔

لَا حَقْوُدٌ، وَلَا خَسْوُدٌ۔ نہ کینے والا ہو، اور نہ حسد والا ہو۔

(1) اصل میں دونوں جگہ شَيْئًا ہے، اور یہ غلط ہے۔

(2) تاریخ ابن عساکر میں ہے: زَجِرٌ اور دونوں کا ایک ہی معنی ہے۔

وَلَا وَتَابُ. (1) وَلَا سَبَّابُ.

کسی پر فوراً کو د جانے والا نہ ہو، نہ گالی دینے والا ہو۔

وَلَا عَيَّابُ. وَلَا مُغْتَابُ.

نہ عیب جوئی کرنے والا ہو اور نہ غیبت کرنے والا ہو۔

يَكْرَهُ الرِّفْعَةَ. (2) وَيَشْنَأُ الشُّبْعَةَ (3).

رفت (بلندی و ناموری) کو نا پسند کرے اور شہرت کو بُرا جانے۔

طَوِيلُ الْغَمِّ. بَعِيدُ الْهَمِّ.

لمبے غم والا ہو، بلند عزم والا ہو۔

كَثِيرُ الضَّمَبِ. وَقُورٌ.

زیادہ وقت خاموش رہنے والا اور باوقار ہو۔

ذَكُورٌ. صَبُورٌ. شَكُورٌ. (4)

اللہ کو بہت یاد کرنے والا، صبر کرنے والا، شکر کرنے والا ہو۔

(1) یعنی اپنے غیر پر ظلم نہ کرے اور نہ زیادتی کرے۔

(2) اصل میں ہے: الوقیعة، اور اس کا معنی ہے لوگوں کی غیبت کرنا۔ اور تصحیح ابن عساکر سے ہوئی۔

(3) يَشْنَأُ الشُّبْعَةَ: یعنی شہرت کو نا پسند کرے۔

(4) ابو نعیم الاصبہانی کی حلیۃ الاولیاء 343/9 میں اُن کی اسناد سے ہے: حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ

سے پوچھا گیا: اے ابوالفیض! اللہ عزوجل کی اپنے بندے پر (اقبال) توجہ کرنے کی کیا علامت ہے؟

فرمایا: جب تم اُسے صابر، شاکر اور ذاکر پاؤ تو (سمجھ لو کہ) یہ اللہ عزوجل کی اپنے بندے پر متوجہ ہونے کی علامتیں ہیں۔

عرض کیا گیا: اللہ تعالیٰ کی بندے سے اعراض کی کیا علامت اور پہچان ہے؟ (باقی آگے)

مَعْمُورٌ بِفِكْرِهِ، مَسْرُورٌ بِفَقْرِهِ۔

اپنی فکر سے بھرا ہوا، اپنے فقر کے ساتھ خوش اور شاداں ہو۔

سَهْلُ الْخَلِيقَةِ لَتَيْنِ الْعَرِيكَةِ (1)

نرم طبیعت ہو، اچھے اخلاق والا ہو۔

كَثِيرُ الْحَيَا، صَيِّنُ الْوَقَارِ، قَلِيلُ الْأَذَى (2)

کثیر شرم و حیاء والا، عزت و وقار کی حفاظت کرنے والا ہو اور تکلیف دینے والا نہ ہو

لَا مُتَأَقِّكَ (3)، وَلَا مُتَهَيِّكَ (4)

جھوٹ بولنے یا گھڑنے والا نہ ہو، اور نہ کسی کا پردہ چاک کرنے والا ہو۔

إِنْ ضَحِكَ لَمْ يَخْرُقْ (5)، وَإِنْ غَضِبَ لَمْ يَنْزُقْ (6)

اگر ہنسے تو بے وقوف کی طرح نہ ہنسے اور اگر غضبناک ہو تو طیش میں نہ آئے۔

گزشتہ صفحہ کا حاشیہ

فرمایا: جب تم اسے بھولنے والا، ذکر اللہ سے اعراض کرنے والا دیکھو تو یہ اللہ تعالیٰ کے اعراض کی علامت و نشانی ہے۔ پھر فرمایا: تجھ پر افسوس ہے! اللہ سے اعراض کرنے والے کے لیے اتنی بات بھی کافی ہے کہ وہ جانتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اس پر متوجہ ہے اور یہ اس کے ذکر سے اعراض کرے۔

(1) الْخَلِيقَةُ: یعنی طبیعت، رَجُلٌ لَتَيْنِ الْعَرِيكَةِ: نرم طبیعت شخص۔

(2) اصل میں ہے: الْإِذَاءُ، اور صحیح و درستی ابن عسا کر سے ہوئی۔

(3) اصل میں ہے: مُتَأَنَّفٌ، اور صحیح تاریخ دمشق سے ہوئی۔ اور الْمُتَأَقِّكَ: جو جھوٹ گھڑے۔

(4) الْمُتَهَيِّكَ: وہ شخص جو کسی کا پردہ چاک کرنے میں پرواہ نہ کرے۔

(5) یعنی اگر ہنسے تو احمق کی طرح نہ ہنسے اور یَخْرُقُ بمعنی بھینچتی ہے۔ اس کا باب ظَرِبَ ہے۔

(6) یعنی غضب کے وقت یہ اپنی عقل نہ کھو دے۔

صِيكُهُ تَبَشُّمٌ، وَاسْتِفْهَامُهُ تَعَلُّمٌ (1)، وَمُرَاجَعَتُهُ تَفْقَهُمٌ۔

اُس کی ہنسی مسکراہٹ ہو، اُس کا پوچھنا سیکھنا ہو اور اُس کا بات چیت کرنا سمجھنا ہو۔

كَثِيرٌ عَلَيْهِ، عَظِيمٌ جَلْمُهُ۔

اُس کا علم کثیر ہو، اُس کا حلم (بردباری) عظیم ہو۔

وَلْيَتَّقِ عَزْمُهُ، كَثِيرٌ رَحْمَةً (2)۔

اُس کا عزم پختہ ہو، اُس کا رحم کثیر ہو۔

لَا يَبْغُلُ، وَلَا يَعْجَلُ۔

وہ کنجوسی نہ کرے اور نہ جلد بازی کرے۔

وَلَا يَضْجَرُ، وَلَا يَبْطُرُ (3)۔

نہ تنگ دل ہو، اور نہ بہکے۔

وَلَا يَحْيِفُ فِي حُكْمِهِ (4)، وَلَا يَحْجُوزُ (5) فِي عَلَيْهِ۔

نہ اپنے حکم میں کسی پر ظلم و زیادتی کرے اور نہ اپنے علم میں متردد ہو۔

(1) اصل میں ہے نہ علم، اور صحیح ابن عساکر سے ہوئی۔

(2) کہا جاتا ہے: مَا أَقْرَبَ رَحْمَ فُلَانٍ، جب وہ رحم اور نیکی والا ہو۔ اسی سے اللہ عزوجل کا قول ہے:

وَأَقْرَبَ رَحْمًا۔ (الکہف 81:18) اور بہت رحم دل۔

(3) پس اگر اُس پر اُس کا رزق تنگ ہو تو وہ تنگ دل نہ ہو، اور اگر رزق کی کشادگی ہو تو وہ سرکش نہ ہو۔

(4) یعنی وہ اپنے حکم میں ظلم نہ کرے۔

(5) اصل میں ہے: يَحْجُوزُ، جیم کے ساتھ۔ اور یہ علم کے ساتھ مناسبت نہیں رکھتا شاید صحیح وہی ہے جسے

ثابت کیا گیا ہے۔ اور حور کا مطلب ہے: رجوع اور تردد، پس مؤمن کا علم ثابت رہتا ہے متغیر نہیں ہوتا۔

يَتَّئِهُ أَضْلَبُ مِنَ الْحَجَرِ، وَمُنَاقَمَتُهُ (1) أَخْلَى مِنَ الشَّهْدِ.

اُس کی نیت پتھر سے زیادہ سخت ہو، اور اُس کی ہم نشینی شہد سے زیادہ شیریں ہو۔

لَا خَشِيعٌ (2)، وَلَا هَلِيعٌ (3).

نہ حریص ہو، اور نہ بے قرار اور بے صبر ہو۔

وَلَا عَنِيفٌ، وَلَا صَلِيفٌ (4).

اور نہ سختی سے پیش آنے والا ہو اور نہ ڈینگیں مارنے والا ہو۔

وَلَا مُتَعَبِتٌ، وَلَا مُتَكَلِّفٌ (5).

اور نہ گہرائی میں جانے والا (غلو کرنے والا) ہو اور نہ تکلف کرنے والا ہو۔

بَحِيلُ الْمُنَازَعَةِ، كَرِيمُ الْمُرَاجَعَةِ.

خوبصورت طریقے سے اختلاف کرنے والا ہو، بات چیت میں بزرگ ہو۔ (یا)

حق کی طرف مراجعت کرنے میں سخاوت کرنے والا یعنی پہل کرنے والا ہو۔

عَدْلٌ أَنْ غَضِبَ، رَقِيقٌ أَنْ طَلَبَ.

اگر غضب ناک ہو تو عدل و انصاف کر نیوالا ہو، اگر طلب کرے تو نرمی سے کام لے

لَا مُتَهَوِّزٌ، وَلَا مُتَجَبِّرٌ.

نہ بے پرواہی سے کام لے، اور نہ تکبر و سرکشی کرے۔

(1) اصل میں ہے: مُكَادَحَتُهُ، اور صحیح و درست تاریخ دمشق سے ہوئی۔

(2) تاریخ دمشق میں ہے: جَشِيعٌ.

(3) یعنی نہ ذلت کی حد تک عاجز ہو اور نہ سخت گہبرانے والا بے قرار ہو۔

(4) الصِّلَفُ: تکبر کے ساتھ مقدار پر زیادتی۔

(5) الشَّعْبِيُّ فِي الْكَلَامِ: کلام اور گفتگو میں غلو کرنا، اور الْمُتَكَلِّفُ: فضول چیز کے درپے ہونا (پیچھے پڑنا)

خَلِيصُ الْوُدِّ وَثِيْقُ الْعَهْدِ (1)، وَفِي الْوَعْدِ.

خالص محبت والا، پختہ عہد والا، اور وعدہ پورا کرنے والا ہو۔

شَفِيقٌ، وَصَوْلٌ، خَلِيْمٌ.

شفقت کرنے والا، میل جول رکھنے والا (صلہ رحمی کرنے والا) اور حلیم الطبع ہو۔

حَمُولٌ (2)، قَلِيلُ الْفُضُولِ

صابر بردبار ہو، فضول گوئی نہ کرنے والا ہو۔

رَاضٍ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، مُخَالِفٌ لِهَوَاةٍ.

اللہ عزوجل سے راضی ہو، اپنی خواہش کی مخالفت کرنے والا ہو۔

لَا يَغْلِظُ عَلَى مَنْ يُؤْذِيهِ، وَلَا يَخْوَضُ فِيمَا لَا يَعْنِيهِ.

جو اسے تکلیف پہنچائے اس پر سختی نہ کرے اور فضول کام میں نہ گھسے۔

إِنْ سُبِّ بِدِينِ عَالَمٍ يَسْتَب (3)، وَإِنْ سَأَلَ وَمُنِعَ لَمْ يَغْضَبْ.

اگر اسے گالی دی جائے اس حال میں کہ یہ اپنے ہم عمر لوگوں سے فائق ہو (تاکہ

اسے ذلیل کیا جائے) تو بھی (جواب میں) گالی نہ دے، اور اگر یہ سوال کرے اور اسے

روک دیا جائے تو غضب ناک نہ ہو۔

لَا يَشْتُمُ بِمُصِيبَةٍ، وَلَا يَذْكُرُ أَحَدًا بِغَيْبَةٍ.

کسی کی مصیبت پر خوش نہ ہو، اور نہ غیبت کے ساتھ کسی کا ذکر کرے۔

(1) یعنی اپنی محبت میں تخلص ہو، اپنے امور اور ان معاملات میں مضبوط ہو جس کا وہ مکلف ہے۔

(2) حَمُولٌ، حلم والا، بردبار۔

(3) یعنی گالی دینے سے طبعاً دور ہو، پس اگر کوئی شخص اسے گالی دے کر ذلیل کرے تو یہ جواب نہ دے۔

كَثِيرُ الْفَضْلِ، رَجِيْبٌ. (1)

کثیر فضل والا ہو، کشادہ سینے والا ہو۔ (یعنی وسعت قلبی کا مظاہرہ کرنے والا ہو)

سَهْلٌ، لَيِّنُ الْجَنَاحِ.

نرمی کرنے والا ہو، (لوگوں سے) نرم برتاؤ کرنے والا ہو۔

صَدُوْقُ اللِّسَانِ، عَفِيْفُ الظَّمْعِ.

زبان کا سچا ہو، طمع اور لالچ سے پاک دامن ہو۔

خَفِيْفُ الْمَوْوَنَةِ، كَثِيْرُ الْمَعُوْنَةِ.

تکلیف نہ دینے والا ہو، زیادہ مدد کرنے والا ہو۔

وَرِعٌ عَنِ الْمُحَرَّمَاتِ، وَقَافٌ عَنِ الشُّبُهَاتِ.

حرام کی گئی چیزوں سے پرہیز کرنے والا ہو، اور شبہات سے رُکنے والا ہو۔

عَظِيْمُ الشُّكْرِ عَلَى الْبَلَاءِ، طَوِيْلُ الصَّبْرِ عَلَى الْاَذَى.

آزمائش اور مصیبت پر بہت شکر کرنے والا ہو، تکلیف پر لمبا صبر کرنے والا ہو۔

غَزِيْرٌ خَيْرًا، قَلِيْلٌ شَرًّا.

اُس کی بھلائی بہت زیادہ ہو، اُس کا شر بہت کم (یعنی نہ) ہو۔

اِنْ سُوِّلَ اَعْطَى، وَاِنْ ظَلِمَ عَفَا.

اگر اُس سے مانگا جائے تو عطا کرے اور اگر اُس پر ظلم کیا جائے تو معاف کر دے۔

وَاِنْ مُنِعَ بَذَلَ، وَاِنْ قُطِعَ وَصَلَ.

اگر روکا جائے تو خرچ کرے اور اگر قطع تعلق کی جائے تو صلہ رحمی کرے۔

(1) رَجِيْبٌ: یعنی سینے، اخلاق اور ہاتھ کا کشادہ ہو۔

مُتَّحِنٌ لِّقَلْبِهِ، مُسْتَأَثِّرٌ لِّرَبِّهِ. (1)

اپنے دل کا امتحان لینے والا ہو، اپنے رب کے ساتھ خالص ہو۔

أَدْمَغُ مِنَ الزُّبَيْدِ، وَأَحْلَى مِنَ الشَّهْدِ، وَأَصْلَبُ مِنَ الصُّلْدِ. (2)

مکھن سے زیادہ نرم خو ہو، شہد سے زیادہ شیریں ہو، اور پتھر سے زیادہ سخت ہو۔

يَأْنَسُ مِنَ الْبَلَاءِ بِمَا يَسْتَوْحِشُ مِنْهُ أَهْلُ الدُّنْيَا. (3)

اُس آزمائش سے مانوس ہو جس سے دنیا والے وحشت محسوس کرتے ہیں۔

أَمَّارٌ بِالْحَقِّ، نَهَّاءٌ بِالْصِّدْقِ.

حق کا بہت حکم دینے والا ہو، سچ کے ساتھ (برائی سے) بہت روکنے والا ہو۔

غَضَابُ اللَّهِ، مُسْرِعٌ فِي رِضَاةٍ.

اللہ تعالیٰ کے لیے غضب ناک ہو، اُس کی خوشنودی میں جلدی کرنے والا ہو۔

(1) اصل میں ہے: مُسْتَأَثِّرٌ بِرَبِّهِ، یعنی اُس کے ساتھ بہت محبت کرنے والا ہو۔ اور درستی ابن عساکر سے ہوئی۔ اور مُسْتَأَثِّرٌ لِّرَبِّهِ کا معنی ہے: وہ اللہ کے لیے خالص ہو۔

(2) الصُّلْدُ: چکنا سخت پتھر، پس مؤمن بندہ طبیعت اور اخلاق کا نرم، لیکن اللہ کے دین میں مضبوط ہو۔

(3) حلیۃ الاولیاء (336/9) میں اسناد کے ساتھ ہے: سیدنا ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا:

میرے بھائیوں میں سے ایک آدمی غم میں مبتلا ہو گیا، اس نے مجھے خط لکھا کہ آپ میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں (تاکہ میرا غم اور پریشانی دور ہو جائے) میں نے اُسے لکھا: (اے میرے بھائی!) تو نے مجھ سے سوال کیا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے تیرے لیے دعا کروں کہ وہ تجھ سے نعمتوں کو زائل کر دے۔ تو جان لے اے بھائی! کہ غم ایک طرح کی نعمت ہے۔ اہل صفا اور اہل ہمت اس رنج سے مانوس ہوتے ہیں۔ زندگی میں روشنی اور شفاء کے لئے تیرا ذکر ہے۔ جو شخص رنج کو نعمت نہ شمار کرے وہ حکیم نہیں ہو سکتا اور جو شخص اپنے نفس پر مہربانی سے بے خوف ہو، وہ اپنے معاملے پر اہل تہمت سے بے خوف ہوتا ہے۔ میرے بھائی! تیرے پاس شرم و حیا ہونی چاہیے جو تجھے شکوہ و شکایت کرنے سے روکے۔ والسلام

قَادِحٌ لِعَلْبِهِ، مُزَوَّلٌ (1) لِأَمَلِهِ، مُنْزِلٌ لِأَجَلِهِ.

اپنے علم کے لیے (جرح و قدح کرنے والا یعنی) نقاد ہو، اپنی اُمید کو ہٹانے والا ہو
اپنی موت کی تیاری کرنے والا ہو۔

قَدْ عَلِمَ هَوَانُ صَغِيرَةٍ، وَعَرَفَ قَدْرَ نَفْسِهِ.

اپنے بچپن کے حقیر ہونے کو جانتا ہو، اور اپنے نفس کی قدر و منزلت پہچانتا ہو۔

فَشَنَّا كِبَرَهَا (2)، وَمَقَّتْ عِزَّهَا.

نفس کے تکبر کو برا جانے، اور اُس کے غلبے کو ناپسند کرے۔

وَالزَّمَهَا كُلَّ ذَلَّةٍ، وَبَوَّأَهَا كُلَّ مِهْنَةٍ.

اور ہر ذلت کے لیے اسے الزام دے، اور ہر خدمت کے لیے اسے تیار کرے۔

نَاصِرٌ لِلدِّينِ، مُحَامِدٌ عَنِ الْمُسْلِمِينَ (3)، كَهْفٌ لِلْمَسَاكِينِ. (4)

دین کا مددگار ہو، مسلمانوں کی حمایت کرنے والا ہو، مسکینوں کے لیے جائے پناہ ہو

لَا يَخْرِقُ الثَّنَاءُ سَمْعَهُ، وَلَا يَنْكَأُ الظَّمْعُ قَلْبَهُ. (5)

تعریف، اُس کے کان نہ پھاڑے، اور نہ لالچ اُس کا دل چھیلے۔

(1) مخطوط کے حاشیہ میں ہے: ایک نسخہ میں ہے (مزو)۔

(2) یعنی نفس کی عظمت اور بڑے پن سے بغض رکھے۔

(3) ابن عساکر میں ہے: الْمُؤْمِنِينَ۔

(4) یعنی اُن کا ملجا ہو، اور ابن عساکر میں ہے: لِلْمُسْلِمِينَ۔

(5) یعنی تعریف اُس کے کان پھاڑ کر اُسے سرکش نہ بنادے، اور نہ طمع و لالچ اُس کے دل میں داخل ہو کر

اُسے اندھا بنادے۔ اور یخْرِقُ، يَشُقُّ کے معنی میں ہے اور اس کا باب صَوَّبَ ہے۔

وَلَا يَقْرَبُ الْغَضَبُ حِلْمَهُ، وَلَا يَطْلُعُ (1) الْجَهْلُ عِلْمَهُ، وَلَا تُقِلُّ الْمَلَأَاتُ

عَزَمَهُ.

غضب اُس کے حلم کے نزدیک نہ آنے پائے، اور جہالت اُس کے علم کو طعنہ نہ دے (عیب نہ لگائے) اور نہ حادثے اور مصائب اُس کے پختہ ارادے کو کم کریں۔

قَوَالُ، (عَمَّالُ). (2)

خوب بولنے اور سکھانے والا ہو۔ (خوب عمل کرنے والا ہو)

عَالِمٌ، حَازِمٌ.

عالم ہو، دانا ہو۔

لَا يَفْتَحَاشُ، وَلَا يَطْيَاشُ. (3)

بہت بُرا اور قبیح نہ ہو، اور نہ کم عقل ہو۔

هُوَوَلٌ فِي غَيْرِ عُنْفٍ (4)، بَذُولٌ فِي غَيْرِ سَرَفٍ.

بغیر ایذا اور تکلیف دیئے ڈرانے والا ہو، فضول خرچی کئے بغیر خرچ کرنے والا ہو

كَثِيرٌ عِلْمُهُ، قَلِيلٌ جَهْلُهُ.

اُس کا علم کثیر ہو اور اُس کی جہالت تھوڑی (یعنی نہ) ہو۔

(1) اصل میں ہے: يَطْلُعُ، طاء مہملہ کے ساتھ۔ اور صحیح تھا: يَطْلُعُ، طاء معجمہ کے ساتھ، بمعنی غَمَزَ۔

(2) تاریخ دمشق سے زیادہ ہے۔

(3) الفحش: گناہوں اور خطاؤں سے جس کا قبیح سخت ہو جائے۔ الظلّیش: عقل کی کمی۔

(4) یعنی ایذا دیئے بغیر ڈرائے۔

لَا يَفْتَنِي الْكُتُبُ (1)، وَلَا يَحْتَقِرُ بَشَرًا.

کسی نشان (برائی) کی جستجو اور پیچھا نہ کرے، اور نہ کسی انسان کو حقیر جانے۔

رَفِيقٌ بِالْخَلْقِ، سَتْرًا مَّخْفِي الْأَرْضِ.

مخلوق کے ساتھ نرم ہو، زمین میں خوب آسانی کرنے والا ہو۔

عَوْنٌ لِلضَّعِيفِ، وَغَوْثٌ لِلْمَلْهُوفِ. (2)

کمزور کے لیے مددگار ہو، اور غمگین و مظلوم کے لیے مددگار ہو۔

لَا يَهْتِكُ سِتْرًا، وَلَا يَكْشِفُ سِتْرًا.

نہ پردہ چاک کرے اور نہ راز فاش کرے۔

كَوْثَرُ الْبَلَوِ، قَلِيلُ الشَّكْوَى.

زیادہ آزمائش والا ہو، شکوہ نہ کرنے والا ہو۔

إِنْ رَأَى خَيْرًا ذَكَرَهُ، وَإِنْ عَلِمَ شَرًّا اسْتَرَاهُ.

اگر اچھی چیز دیکھے تو اُس کا ذکر کرے اور اگر برائی کا علم ہو تو اُسے چھپائے۔

يَسْتُرُ الْعَيْبَ، (وَيَحْفَظُ الْغَيْبَ). (3)

عیب کو چھپائے، (اور غیب کی حفاظت کرے)۔

وَيُقِيلُ الْعَثْرَةَ، وَيَغْفِرُ الزَّلَّةَ.

اور غلطی سے درگزر کرے، اور لغزش کو معاف کرے۔

(1) یعنی: لوگوں کی لغزشوں اور اُن کے عیوب کی تلاش اور جستجو نہ کرے۔

(2) یعنی: مظلوم کی مدد کرے۔

(3) تاریخ دمشق سے زیادہ ہے۔

لَا يَطْلُعُ عَلَى نُصْحٍ فَيَنْزِدَهُ وَلَا يَزِي جُنْحٌ مُّحِي فَيَصِلَهُ. (1)

ایسا نہیں ہوتا کہ کسی نصیحت پر مطلع ہو پھر اُسے چھوڑ دے، اور نہ ہی ایسا ہوتا ہے کہ کسی حماقت اور بے وقوفی کی طرف اپنا میلان دیکھے پھر اُس تک پہنچ جائے۔

أَمِينٌ، (رَصِينٌ). (2)

امانت دار ہو، (سنجیدہ اور ثابت قدم ہو)۔

نَقِيٌّ (3)، نَقِيٌّ۔

صاف ستھرا ہو، پرہیزگار ہو۔

زَكِيٌّ (4)، رَضِيٌّ۔

(ذہین) صالح ہو، پسندیدہ ہو۔

طَوِيلُ الصَّبْرِ فِي غَيْرِ عِيٍّ. (5)

عاجز نہ ہونے کی حالت میں لمبی خاموشی والا ہو۔

يَقْبَلُ الْعُذْرَ وَيَحْمِلُ (6) الذِّكْرَ۔

معذرت قبول کرے، اور (بھلائی کرنے والے کا) ذکر بلند کرے۔

(1) معنی یہ ہے کہ اگر وہ اپنے فعل میں حماقت کی طرف میلان محسوس کرے تو اُس سے پھر جائے۔

اور تاریخ دمشق میں ہے: جُنْحٌ حَيفٌ بمعنی ظلم کی طرف میلان۔

(2) تاریخ دمشق میں ابن عساکر سے زیادہ ہے۔

(3) تاریخ دمشق میں ابن عساکر سے زیادہ ہے۔

(4) زکی: یعنی صالح اور نیک۔

(5) یعنی: اُس کی خاموشی، بیان میں عجز کی صورت میں نہ ہو، بلکہ وقار اور کم دیکھنے کے سبب ہو۔

(6) اصل میں ہے: یمحمل، یمحمل کے ساتھ۔ اور درستی تاریخ دمشق سے ہوئی۔

اور معنی ہے: جو اس کے ساتھ احسان کرے یہ اُس کا ذکر بلند کرے اور اس کا اظہار کرے۔

وَيُحْسِنُ بِالنَّاسِ ظَنَّهُ (1)، وَيَتَّعِمُهُ عَلَى الْعَيْبِ نَفْسَهُ.

لوگوں کے متعلق اپنا گمان اچھا رکھے، اور عیب پر اپنے ہی نفس کو متہم ٹھہرائے۔

يُحِبُّ فِي اللَّهِ بِفَقْدِهِ وَعِلْمِهِ، وَيَقْطَعُ فِي اللَّهِ بِحُزْمِهِ وَعَظْمِهِ.

اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر فقہ اور علم سے محبت کرے، اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے

لئے مستقل مزاجی اور پختہ ارادے کے ساتھ قطع تعلقی کرے۔ (یعنی کسی سے بھی محبت یا

بغض ہو، تو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہو)

وَلَا يَخْرُقُ بِهِ فَرْحٌ، وَلَا يَطِينُ بِهِ (تَرَحُّ). (2)

اور خوشی اُسے بے وقوف نہیں بناتی، اور نہ غم اُس کی عقل زائل کرتا ہے۔

خِلَاطُهُ فَرْجَةٌ، وَرُؤْيَاهُ حُجَّةٌ.

اس کا ملنا کشادگی ہو، اور اس کا دیکھنا حجت و دلیل ہو۔

صَفَاءُ الْعِلْمِ مِنْ كُلِّ خُلُقٍ نَكِيٍّ، كَمَا تُصَفِّي (3) النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيدِ.

علم اُسے ہر برے اخلاق سے پاکیزہ بنا دے، جیسے آگ لوہے کے میل کو صاف کر

دیتی ہے۔

لَا يُشِيرُ بِمَنْةٍ، وَلَا يَمُنُّ بِنِعْمَةٍ.

احسان کرنے کے سبب اشارہ نہیں کرتا، اور نہ نعمت کے ساتھ احسان جتاتا ہے۔

(1) اصل میں ہے: الظن، اور تصحیح ابن عساکر سے ہوئی۔

(2) اصل میں ہے: فرح، بکر۔ اور تصحیح و درستی، سیاق کے مناسب ہے۔ اور معنی ہے کہ وہ بے وقوف کی

طرح خوش نہیں ہوتا، اور اگر اُسے غم لاحق ہو تو اُس کی عقل نہیں چلی جاتی۔ پس وہ اپنے تمام احوال

میں معتدل مزاج ہے۔

(3) اصل میں ہے: يُصَفِّي، اور درستی تاریخ دمشق سے ہوئی۔

مَذْجٌ لِلْغَافِلِ، مُعْلَمٌ لِلْجَاهِلِ.

غافل کو یاد دہانی کرانے والا ہو، جاہل کو سکھانے والا ہو۔

لَا يُتَوَقَّعُ لَفَبَائِقَةٍ، وَلَا يُخَافُ لَهُ غَائِلَةٌ. (1)

اُس سے کسی شر اور فساد کی توقع نہیں کی جاتی، اور نہ اُس سے کسی مصیبت کا خوف

ہوتا ہے۔

كُلُّ سَعْيٍ عِنْدَهُ أَصْلَحُ مِنْ سَعْيِهِ، وَكُلُّ نَفْسٍ عِنْدَهُ أَصْلَحُ مِنْ نَفْسِهِ.

اُس کے نزدیک ہر کوشش، اُس کی کوشش سے زیادہ درست ہو، اور اُس کے

نزدیک ہر نفس اُس کے نفس سے زیادہ نیک ہو۔

عَالِمٌ بِغَيْبِهِ، مَشْغُولٌ بِغَيْبِهِ (2)، لَا يُفِينِي لَغَيْرِ رَبِّهِ.

اپنے عیب کو جاننے والا ہو، اپنے غم کے ساتھ مشغول ہو، اپنے رب کے غیر سے

صحت یاب نہ ہو۔

شَهِيدٌ (3)، وَحِيدٌ.

گواہی میں امین ہو، اکیلا ہو۔

قَرِيبٌ، غَرِيبٌ.

(اللہ کے) قریب ہو، اجنبی ہو۔

يُحِبُّ اللَّهَ، وَيُجَاهِدُ لِيُتَبَّعِيَ رِضَاَهُ.

اللہ تعالیٰ سے محبت کرے، اور اُس کی خوشنودی کی تلاش میں کوشش کرے۔

(1) یعنی: اُس سے کسی شر اور فساد کا خوف نہیں کیا جاتا، اور البائقة اور الغائلة: بمعنی سخت مصیبت۔

(2) اصل میں ہے: شَاغِلٌ عَنْ نَفْسِهِ، اور عبارت، تاریخ دمشق سے ثابت ہوئی۔

(3) تاریخ دمشق میں ہے: فَرِيدٌ، اور اس کا بھی احتمال ہے۔

وَلَا يَنْتَقِمُ لِنَفْسِهِ، وَلَا يُؤَالِي فِي سَخَطِ رَبِّهِ.

اپنے نفس کے لیے انتقام نہ لے، اور نہ اپنے رب کی ناراضی میں دوستی کرے۔

مُخَالِطُ لَأَهْلِ الذِّكْرِ، مُجَالِسُ لَأَهْلِ الصِّدْقِ، مُؤَيِّدُ لَأَهْلِ الْحَقِّ.

اہل ذکر کے ساتھ میل جول رکھنے والا ہو، اہل صدق کے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے والا ہو،

اہل حق کی تعظیم کرنے والا ہو۔

عَوْنٌ لِلْغَرِيبِ، أَبٌ لِلْيَتِيمِ.

(اجنبی اور) غریب کی مدد کرنے والا ہو، یتیم کے لیے باپ کی طرح ہو۔

بَعْلٌ لِلْأَزْمَلَةِ، حَفِيفٌ (1) بِأَهْلِ الْمُسْكِنَةِ.

بیوہ کے لیے شوہر کی طرح ہو، مسکینوں کے ساتھ مہربان اور نرم ہو۔

مَرْجُوٌّ لِّكُلِّ كُرْبَةٍ، مَأْمُولٌ لِّكُلِّ شِدَّةٍ.

ہر تکلیف، ہر شدت اور سختی کے وقت (اُس کے آنے اور مدد کی) اُمید کی جاتی ہو۔

هَشَّاشٌ، بَشَّاشٌ.

ہشاش ہشاش (خوش و خرم) رہنے والا ہو۔

لَا يَعْتَابِسُ، وَلَا جَسَائِسُ. (2)

بہت ترش رو (ہر وقت تیوڑی چڑھانے والا) نہ ہو، اور نہ کسی کو تیز نظروں سے

گھورے، (یا کسی کی جاسوسی کرنے والا نہ ہو)۔

مُحِبٌّ، صَادِقٌ.

محبت کرنے والا، سچا ہو۔

(1) الْحَفِيفُ: لَطِيفٌ أَوْ نَرَمٌ.

(2) یعنی: اپنی آنکھوں کے درمیان شکن نہ ڈالے، اور نہ تیز نظروں سے کسی کو گھورے۔

كَظَامٌ بِسَامٍ (1)

غصہ پی جانے والا ہو، بہت مسکرانے والا ہو۔

دَقِيقُ النَّظَرِ عَظِيمُ الْخَطَرِ (2)

گہری نظر والا ہو، عظیم مرتبہ والا ہو۔

جَائِلٌ مُتَمَلِّلٌ سَاكِنٌ مُقَلِّقٌ (3)

گھومنے پھرنے والا، جلدی کرنے والا، (کبھی) سکون والا اور کبھی متحرک ہو۔

(1) كَظَامٌ: یعنی اپنا غیض و غضب روکے۔

(2) النّظر: قدر و منزلت بلند کرنا، اور کہا جاتا ہے: إِنَّهُ لَعَظِيمُ الْخَطَرِ: وہ اپنے حسن افعال اور اپنے شرف میں عظیم المرتبہ ہے۔

(3) میں اس عبارت کے سامنے طویل عرصہ تک ٹھہرا رہا۔ خصوصاً معاجم (لغات اور ڈکشنریوں) کی طرف مراجعت کے بعد، بغیر اس کے کہ میں اس مقصد کو حاصل کروں مؤلف نے جس کا بعینہ ارادہ کیا ہے۔ پھر میں نے اُن بعض فضلاء سے پوچھا اس سال گرمیوں کی مجالس نے ہمیں جن کے ساتھ اکٹھا کیا۔ پس اس رائے پر اتفاق ہوا کہ ان کلمات سے مؤلف کی مراد ہے: کہ مؤمن اپنی حرکت اور اپنے سکون کی حالت میں مضطرب، انجام سے بے چین اور خوف زدہ رہتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے ساتھ مطمئن ہوتا ہے۔

جَائِلٌ کا معنی: یعنی وہ شہروں میں گھومتا ہے اور قرار نہیں پاتا۔ اور مُتَمَلِّلٌ الرَّجُلُ: یعنی اُس نے جلدی کی۔ اور مُقَلِّقٌ کا معنی: متحرک۔

اور جن سے میں نے اس عبارت کے متعلق پوچھا، اُن میں نعویٰ ادیب، نحویٰ ادیب (ماہر) ڈاکٹر مازن المبارک ہیں۔ انہوں نے مجھے آنے والی تفصیل لکھی جس کی وجہ سے وہ شکر اور اجر کے مستحق ہیں۔

قَلَقٌ اور مُتَمَلِّلٌ، دو فعل ہیں۔ ان دونوں کا عام معنی ایک ہی ہے اور وہ ہے حرکت، لیکن (قَلَقٌ) مادی چیزوں کی حرکت کے لیے ہے جیسے ہتھر، ستون، کِل اور جسم۔ پس ان میں سے ہر ایک کا مُقَلِّقٌ ہونا ممکن ہے، یعنی متحرک غیر ثابت۔

(باقی اگلے صفحہ پر)

مَعْرُوفٌ فِي أَرْضِهِ، غَرِيبٌ فِي أَهْلِهِ، مُبْغَضٌ فِي جَمْعِهِ. (1)
 اپنی سر زمین میں معروف ہو، اپنے اہل میں اجنبی ہو، لوگوں میں اُس سے بغض رکھا
 جاتا ہو۔

مُغْنِيْتُ
 مددگار ہو۔

رَحْمَةُ اللَّهِ

گزشتہ صفحہ کا حاشیہ
 لیکن (مَثَلٌ) یہ معنوی چیزوں کی حرکت کے لیے ہے جیسے نفس اور روح، ان میں سے ہر ایک تنگ اور
 ملل ہوتی ہے۔

جو پیچھے گزرا، شاید اس سے مؤلف کی مراد واضح ہوتی ہو۔ واللہ اعلم
 (1) مُبْغَضٌ فِي جَمْعِهِ: یعنی لوگ اُس سے حسد کی وجہ سے بغض رکھیں کیونکہ وہ فوقیت رکھتا ہے یا
 انہیں نصیحت کرتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

—وَلَكِنْ لَا تُحِبُّونَ النَّصِيحَةَ— (الاعراف 7: 79)

مگر تم نصیحت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔

مومنہ کی صفات

نَاطِرَةٌ فِي عَيْبِهَا، مُفَكِّرَةٌ فِي ذَنْبِهَا، مُقْبِلَةٌ عَلَى رَبِّهَا۔
اپنے عیب دیکھنے والی ہو، اپنے انجام کے بارے میں غور کرنے والی ہو، اپنے رب
عزوجل کی طرف آنے والی ہو۔

خَفِي صَوْتُهَا، كَثِيرٌ صَمْتُهَا۔
اُس کی آواز پوشیدہ ہو، اُس کی خاموشی زیادہ ہو۔

لَتِيقَةُ الْحَتَّاجِ، عَفِيفَةُ اللِّسَانِ۔
نرم برتاؤ کرنے والی ہو، زبان کی پاکیزہ ہو۔

ظَاهِرَةُ الْحَيَاءِ، وَرَعَةٌ عَنِ الْخِتَاءِ (1)۔
شرم و حیا کی پیکر ہو، فحش کلامی سے بچتی ہو۔

وَاسِعَةُ الصَّدْرِ، عَظِيمَةُ الصَّبْرِ۔
کشادہ دل کی مالک ہو، عظیم صبر والی ہو۔

قَلِيلَةُ الْمَكْرِ (2)، كَثِيرَةُ الشُّكْرِ۔
مکار (دھوکے باز) نہ ہو، بہت شکر گزار ہو۔

(1) الْخِتَاءُ: کلام میں فحش گوئی۔

(2) الْمَكْرُ: دھوکا۔ قَلِيلَةُ الْمَكْرِ: بمعنی بالکل دھوکے باز نہ ہو۔ المعجم الوسيط (ص 786) میں
ہے: کبھی قلیل کو عدم سے تعبیر کیا جاتا ہے، پس کہا جاتا ہے: رَجُلٌ قَلِيلٌ الْخَيْرِ: وہ بھلائی کے کام نہیں کرتا۔

نَهِيَّةُ الْحَسَبِ (1). عَظِيمٌ مِّنَ الْعُصْبِ

پاکیزہ گریبان والی ہو، (یعنی اپنے دل میں کسی کے خلاف بغض اور کینہ نہ رکھے)، عیب سے صاف ہو۔

عَظِيمَةٌ، كَرِيمَةٌ

عیاء والی ہو، کرم اور شرافت والی ہو۔

رَحِيمَةٌ، رَاحِيَةٌ

پسندیدہ، پاکیزہ (اخلاق و صفات والی) ہو۔

رَاحِيَةٌ، نَهِيَّةٌ (2)

پختہ رائے والی ہو، شریف ہو۔

سَهْلَةُ الْخُلُقِ، رَاحِيَةٌ، رَاحِيَةٌ

نرم خواہ و نرم طبیعت والی ہو، مہربان ہو۔

بَرِيَّةٌ مِّنَ الْكَذِبِ، نَهِيَّةٌ مِّنَ الْعُصْبِ (3)

جھوٹ سے بری ہو، فخر و تکبر سے صاف ہو۔

كَارِكَةٌ لِلْقَذَى (4). زَاهِدَةٌ فِي الدُّنْيَا

ناپسندیدہ بات کو چھوڑنے والی ہو، دنیا میں زہد اختیار کرنے والی ہو۔

(1) جَنْبُ الْقَبِيضِ: قبض کا وہ حصہ، پہنچنے وقت جہاں سے سر داخل کیا جاتا ہے۔ اور شاید مقصود یہ ہے: کہ وہ اپنے سینے میں کسی کے لئے کینہ نہ رکھے۔

(2) كَرِيمَةٌ: یعنی وقار اور عفت والی۔ الْتَجَاهَةُ: شرافت اور مثل (ہم پلہ) پر فضیلت کا ظہور، نَهِيَّةٌ: بمعنی کریمۃ الاصل عابرة الفضل۔

(3) بَرِيَّةٌ: بمعنی بَرِيَّةٌ، اور الْعُصْبِ: تکبر۔ (4) بَرَكْرَدہ چیز کو چھوڑنے والی ہو۔

سَاكِتَةً، حَازِمَةً.

باوقار ہو، پختہ ارادے والی، مستقل مزاج ہو۔

سَيِّئَةً، خَفِيرَةً. (1)

پاکدامن ہو، بہت شرم والی ہو۔

لَا مُتَّفَاكِهَةً، وَلَا مُتَهَيِّجَةً. (2)

مذاق کرنے والی نہ ہو، اور نہ کھیل کود میں وقت ضائع کرنے والی ہو۔

قَلِيلَةُ الْحَيَلِ، وَثِيْقَةُ الْعَمَلِ. (3)

دھوکے باز نہ ہو، اور مضبوط عمل والی ہو۔

رَحِيْمَةُ الْقَلْبِ، خَلِيصَةُ الْوُدِّ.

رحم دل ہو، خالص محبت والی ہو۔

إِنْ زَجَرْتَ انْزَجَرَتْ، وَإِنْ أَمَرْتَ اتَّعَمَّرَتْ.

اگر اُسے ڈانٹا جائے تو رُک جائے، اور اگر حکم دیا جائے تو حکم بجالائے۔

تَشْنَأُ الصَّلْفَ، (4) وَتَبْغِضُ الشَّرَفَ.

دعویٰ کرنے کو برا جانے اور فضول خرچی سے نفرت کرے۔

وَتَكْرَهُ الْهَكْرُؤَةَ، وَتَمُكِّتُ الْفَخْرَ.

مکروہ کو نا پسند کرے اور فخر کرنے سے نفرت کرے۔

(1) یعنی پردہ پوشی کو پسند کرے، پاکدامن ہو، اور خَفِيرَةً: یعنی شدید حیاء والی ہو۔

(2) یعنی: اپنا وقت لہو و لعب میں نہ گزارے۔

(3) قَلِيلَةُ الْحَيَلِ: یعنی اُس سے دھوکا نہ صادر ہو۔ وَثِيْقَةُ: یعنی پکے عمل والی ہو۔

(4) یعنی: دعویٰ کرنے اور تکبر کرنے کو نا پسند کرے۔

وَلْتَفَقِدُنَّفْسَهَا بِطَيِّبِالنِّسَاءِ: الْكُحْلِ وَالْمَاءِ.
عورتوں کی (پسند کی) دو بہترین چیزوں، سرمہ اور پانی کے ساتھ اپنے نفس کو تلاش کرتی ہے۔

قَنُوعٌ بِالْكَفَافِ (1)، وَاسْتِنَارٌ بِالْعَفَافِ.
گزارے کے لائق روزی پر راضی رہے، پاک دامنی کے ساتھ پردہ نشین ہو۔
لَهَا رَحْمَةٌ بِالْأَهْلِ، وَرَفْقٌ بِالْبَغْلِ.
اہل کے ساتھ رحم کرنے والی ہو، اور شوہر کے ساتھ نرمی سے پیش آئے۔
تَضَعُ لَهُ خَدَّهَا (2)، وَتَخْلُصُ (3) لَهُ وَدَّهَا.
شوہر کے لیے اپنا رخسار رکھ دے (یعنی اُس کی اطاعت کرے)، اور اُس کے لیے اپنی محبت خالص کرے۔

وَتُمْلِكُهُ نَفْسَهَا، وَلَا تَمْلَأُ مِنْهُ ظَرْفَهَا (4).
اُسے اپنے نفس کا مالک بنا دے، اور اُس کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنی نظر نہ اٹھائے۔

(1) الْكَفَافُ مِنَ الرِّزْقِ: جو حاجت کی مقدار ہو بغیر زیادتی یا کمی کے۔ اور اسی سے ایک حدیث ہے:
اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ كَفَافًا۔ اسے مسلم نے روایت کیا، (ج: 1055)
اے اللہ! محمد کی آل کو اتنی ہی روزی دے جو بقدر ضرورت ہو۔

(2) یعنی: اُس کے لیے تواضع کرے۔

(3) خَلَصَ الشَّيْءُ: چیز خالص ہو گئی، اور اس کا باب دَخَلَ يَدْخُلُ ہے۔

(4) پس وہ شدت حیا کی وجہ سے کسی اور طرف نظر نہیں اٹھاتی۔

وَتَتْرُكُ لِأَمْرِهِ أَمْرَهَا. وَتُخْفِرُ لِرَازِيهِ رَازِيَهَا.

اور اُس کے (شوہر کے) کام کے لیے اپنا کام چھوڑ دے، اور اُس کی آراء کے لیے اپنی رائے ترک کر دے۔

وَتُوَكِّلُهُ عَلَى نَفْسِهَا، وَتَأْمَنُهُ عَلَى سِرِّهَا.

اور اُسے اپنے نفس پر وکیل بنائے، اور اپنے راز پر اُس سے مطمئن رہے۔

وَتُضْفِيهِ غَايَةَ الْحُبِّ، وَتُوَيِّزُهُ عَلَى الْأَقْرَبِ وَالْأَب.

اُس سے انتہائی خالص محبت کرے، اور اُسے ماں باپ پر ترجیح دے۔

لَا تَلْفِظُ بِعَيْبِهِ، وَلَا تُخْفِرُ بِسِرِّهِ.

اُس کے عیب کا ذکر نہ کرے، اور نہ اُس کے راز کی (کسی کو) خبر دے۔

تُحَسِّنُ أَمْرَهُ، وَتَتَّبِعُ سُورَهُ. (1)

اُس کے معاملے کو خوبصورت بنائے، اور اُس کی خوشی کو بار بار طلب کرے۔

وَلَا تَجْفُوهُ فِي عُسْرِهِ، وَلَا تَقْلَاكُهُ فِي فَقْرِهِ. (2)

اُس کی (شوہر کی) تنگ دستی میں اُس سے بدسلوکی نہ کرے اور نہ اُس کے فقر و غربت میں اُس سے بغض رکھے۔

(1) التَّتَبُّعُ: ایک امر کو مہلت کے ساتھ تھوڑا تھوڑا طلب کرنا۔ یعنی اُس کی خوشی و سرور بار بار مانگے۔

(2) اس معنی میں حضرت سمرہ بن جندب ؓ سے ایک حدیث وارد ہوئی ہے آپ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب ؓ سے سنا، آپ فرماتے تھے: عورتوں تین قسم کی ہوتی ہیں:

(1) ایک وہ عورت: جو عقل مند، مسلمان، پاکدامن، باوقار، نرم مزاج، محبت کرنے والی، زیادہ بچے جننے والی ہو، زمانے کے خلاف اپنے اہل کی مدد کرے، اور اپنے اہل کے خلاف زمانے کی مدد نہ کرے۔ اور تم اس طرح کی عورت کم ہی پاؤ گے۔
(باقی اگلے صفحہ پر)

بَلْ تَزِيدُ فِي الْفَقْرِ وَثَقًا، وَعَلَى الْإِفْتِقَارِ حُبًّا.

بلکہ فقر و غربت میں دوستی اور محتاج ہونے پر محبت زیادہ کرتی ہے۔

تَلْفَى غَضَبَهُ بِحِلْمٍ وَصَبْرٍ، وَتَلْفَى مُعَاشَرَتَهُ بِوَدٍّ وَشُكْرِ.

بردباری اور صبر کے ساتھ اُس کا سامنا کرے، اور محبت اور شکر کے ساتھ اُس کی

معاشرت (میل جول) کو دیکھے۔

إِنْ أَسَاءَ إِلَيْهَا غَفَرَتْ، وَإِنْ أَثَرَّ عَلَيْهَا صَبَرَتْ.

اگر شوہر اس کے ساتھ برائی کرے تو یہ معاف کر دے، اور اگر وہ کسی کو اس پر

برتری اور فضیلت دے تو یہ صبر کرے۔

تَتَوَضَّأُ فِي غَضَبِهِ، وَتَتَوَقَّأُ فِي سَخَطِهِ.

اُس کے غضب میں یہ اُس کی خوشنودی چاہے، اور اُس کی ناراضی اور غصے میں یہ

اُس سے بچے۔

گزشتہ صفحہ کا حاشیہ

(2) دوسری وہ عورت جو: بچے کے لیے محافظ ہو، اس سے زیادہ (کسی خوبی کی مالک) نہ ہو۔

(3) تیسری وہ عورت جو: غُلُّ قَبْلُ ہو، اللہ جس کے لیے چاہے اُس کے گلے کا طوق بنا دیتا

ہے، پھر جب چاہے تو اُس مرد کا پیچھا چھڑا دیتا ہے۔ (بیہجۃ المجالس 31/3)

غُلُّ قَبْلُ: بُرے اخلاق والی عورت کے لیے مثال دی جاتی ہے، اور اس کی اصل یہ ہے کہ

عرب لوگ قیدی کو چمڑے کا طوق ڈالتے تھے، اُس پر بال ہوتے تھے۔ جب وہ پٹہ اُس کی گردن میں لمبا

عرصہ رہتا تو اُس کی گردن میں جوئیں پڑ جاتیں، اس طرح اُس قیدی پر دو مشقتیں جمع ہو جاتیں۔ پٹہ اور

جوئیں۔ اور بُرے اخلاق والی عورت اور مہر کی زیادتی کے لیے ضرب المثل بن گئی کہ اُس کا شوہر اُس سے

چھٹکارا نہیں پاتا۔

دیکھیں: مجمع الامثال 6/2، لسان العرب 504/11

وَتَسْتَوْجِشُ لَغَيْبَتِهِ، وَتَسْتَأْنِسُ لِرُؤْيَتِهِ.

اور شوہر کی عدم موجودگی میں وحشت محسوس کرے (اور کسی غیر مرد سے مانوس نہ ہو)
اور اُسے دیکھ کر اُنس محسوس کرے۔

قَدْ فَهِمْتُ عَنِ اللَّهِ ذِكْرَهُ وَعِلْمَهُ، فَقَامَتْ فِيهِ بِحَقِّ فَضْلِهِ. (1)

اللہ سے اُس کے ذکر اور علم کو سمجھے، پس اپنے شوہر کے معاملے میں اُس کی فضیلت کا
حق ادا کرتی رہے۔

فَعَظُمَ بِذَلِكَ فَاقْتَنَاهَا إِلَيْهِ، وَلَمْ تَجْعَلْ (2) لَهَا مَعْوَلًا إِلَّا عَلَيْهِ.

پس اُس کے ساتھ اس عورت کی حاجت شوہر کی طرف عظیم ہو جائے گی، اور اعتماد
اور بھروسہ صرف اُسی پر کرنے لگی۔

فَهُوَ لَهَا سَمْعٌ وَلُبٌّ، وَهِيَ لَهُ بَصَرٌ وَقَلْبٌ.

پس شوہر اُس کے لیے کان اور عقل ہے، اور عورت اُس کے لیے آنکھ اور دل ہے۔

اللہ تعالیٰ مؤمنہ عورت پر رحم فرمائے۔

تَمَّتْ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ وَصَلَوَاتُهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ

كَتَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يُونُسَ

التونسي مُصَلِّيًا وَمُسَلِّمًا.

(1) یعنی: جن چیز کی اللہ تعالیٰ نے عورت کو شوہر کے حق میں وصیت فرمائی ہے۔

(2) اصل میں ہے: يَجْعَلْ، اور جو ثابت کیا گیا ہے وہ سیاق کے زیادہ مناسب ہے۔

المصادر والمراجع

- (1) بهجة المجالس، لابن عبد البر القرطبي، دار الكتب العلمية-بيروت
- (2) تاج العروس من جواهر القاموس، للمرتضى الزبيدي، المطبعة الخيرية-

مصر

- (3) تاريخ بغداد، للخطيب البغدادي، دار الكتاب العربي-بيروت
- (4) تاريخ دمشق، للحافظ ابن عساكر، دار الفكر-بيروت
- (5) تذكرة الحفاظ، للحافظ الذهبي، طبعة محمد أمين دمج
- (6) ترتيب كتاب العين، للخليل بن أحمد الفراهيدي،
- تحقيق د. مهدي المخزومي وإبراهيم السامرائي
- (7) حلية الأولياء، لآبي نُعيم الإصبهاني، دار الكتاب العربي-بيروت
- (8) الدور الكامنة في أعيان البائة الثامنة، للحافظ ابن حجر العسقلاني،

دار الجيل-بيروت

- (9) سير أعلام النبلاء، للحافظ الذهبي، مؤسسة الرسالة-بيروت
- (10) شذرات الذهب في أخبار من ذهب، لابن العماد الحنبلي،

دار الآفاق الجديدة-بيروت

- (11) صحيح مسلم، تحقيق محمد فؤاد عبد الباقي،

دار أحياء التراث العربي-بيروت

(12) الضوء اللامع لاهل القرن التاسع، للحافظ السخاوى،

دار مكتبة الحياة-بيروت

(13) العبر في خبر من عَبر، للحافظ الذهبي، دار الكتب العلمية-بيروت

(14) القاموس المحيط، للفيزوز آبادي، مؤسسة الرسالة-بيروت

(15) مجمع الامثال، للميداني، المطبعة البهية، القاهرة، 1342 هجرى

(16) مختار الصحاح، للرازي، دار اليمامة-دمشق

(17) المعجم الوسيط، مجمع اللغة العربية-القاهرة

(18) لسان العرب، لابن منظور، دار صادر-بيروت

(19) وفيات الاعيان، لابن خلكان، دار صادر-بيروت

